

## 14011-حدیث (تَعْلُمُوا الْحُرُمَاتِ) کی صحت

سوال

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنی ہے (جادو سیکھو اور اس پر عمل نہ کرو) یہ حدیث صحت کے اعتبار سے کیسی ہے؟

پسندیدہ جواب

یہ حدیث باطل ہے جس کی کوئی اصل نہیں ملتی، نہ تجادو سیکھنا جائز ہے اور نہ جادو کرنا، یہ ایک براہی بلکہ کفر و گمراہی ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں جادو کو منحر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

{اور وہ اس چیز کے پیچے گاگ گئے جسے شیاطین سلیمان علیہ السلام کی حکومت میں پڑھتے تھے، سلیمان علیہ السلام نے توکفر نہیں کیا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔}

اور بابل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر جو اتار گیا تھا وہ دونوں بھی کسی کو اس وقت نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش میں توکفر نہ کر، پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند اور یوی کے درمیان جدائی ڈال دیں، اور وہ اصل وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اور وہ لوگ وہ کچھ سیکھتے تھے جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ دے سکے۔ اور بالیقین جانتے تھے کہ اس کے لیے وہ کام آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور وہ بدتریں چیز ہے جس کے بد لے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ وہ لوگ جانتے ہوتے۔

اگر یہ لوگ صاحب ایمان اور متفقی بن جاتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں بہترین ثواب حاصل ہوتا اگر یہ جانتے ہوتے { البقرۃ 102-103}۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ جادو کفر اور یہ شیطانوں کی تعلیم ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس پر ان کی مذمت فرمائی اور پھر وہ توہمارے دشمن ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جادو سیکھنا کفر ہے نہ تو اس سے کوئی نفع اور نہ ہی نقصان ہو سکتا ہے تو اس سے پچاوا جب اور ضروری ہوا۔

اس لیے کہ جادو سیکھنا سب کا سب کفر ہے، اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان دو فرشتوں کی متعلق بیاتیا ہے کہ وہ لوگوں کو اس وقت تک سکھاتے ہی نہیں تھے جب تک وہ سیکھنے والے کو یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم پر آزمائش ہے توکفر نہ کر پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا:

{اور وہ اصل وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے} تو اس سے علم ہوا کہ یہ کفر اور گمراہی ہے، اور جادو و گرالٹ کی اجازت کے بغیر کسی کو بھی کسی قسم کا نقصان نہیں دے سکتے، اور اس سے اللہ تعالیٰ کا کوئی قدری اذن و اجازت نہیں ہے نہ کہ شرعی اور دینی۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے شرعی طور پر کسی کو اس کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی اسے مشرع کیا ہے بلکہ اسے حرام قرار دیا اور اس سے منع فرمایا اور یہ بیان کیا ہے کہ یہ کفر اور شیطانوں کی تعلیم ہے، اور جیسا کہ اس کی وضاحت فرمائی کہ جو یہ کام کرے اور اسے سیکھے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں جو کہ بہت ہی عظیم اور شدید قسم کی وعید ہے، پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

{اور وہ بدتریں چیز ہے جس کے بد لے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ وہ لوگ جانتے ہوتے}۔

تو ممکن یہ ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو اس بادو کے بدلہ میں شیطان کو نیچ دیا پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا :

۔(اگر یہ لوگ صاحب ایمان اور متین بن جاتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں بہترین ثواب حاصل ہوتا اگر یہ جانتے ہوتے)۔

تو یہ آیات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ بادو سیکھنا اور بادو کرنا ایمان اور تقویٰ کی ضد اور منافی ہے ۔

کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ ۔